بسم اللہ الرحمن الرحیم

"جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔" اس جملے کی وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

"جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں" میں نے سنا تھا کہ جو اس دنیا میں ایک دوسرے سے نکاح کرتے ہیں، وہ اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی ایک دوسرے کے تھے۔

جواب

"جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔" یہ ایک معروف عوامی جملہ ہے، اگر اس میں آسمان سے مراد لوحِ محفوظ لی جائے، تو یہ جملہ درست مفہوم رکھتا ہے؛ کیونکہ لوحِ محفوظ میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے احوال، حتی کہ نکاح اور رشتوں کے متعلق بھی پہلے سے لکھ دیا ہے۔ البتہ! اس جملے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اسباب اختیار کرنا چھوڑ دے، اور یہ سمجھ کر بیٹھ جائے کہ اگر تقدیر میں رشتہ لکھا ہے، تو بغیر کوشش کے خود بخود ہو جائے گا، کیونکہ شریعت نے اسباب اختیار کرنے کا بھی حکم دیا ہے، لہٰذا اس کے لیے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اسباب اختیار کرنے چاہییں، اور ساتھ میں اچھے رشتے کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے۔

ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ﴾ ترجمہ: اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔ (پارہ 27، سورۃ القمر، آیت 53)

تفسیر نسفی میں ہے "{وَ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ} من الأعمال ومن كل ما هو كائن {مُّسْتَطَرٌ} مسطور في اللوح" ترجمہ: مخلوق کے تمام اعمال اور ہر ہونے والی چیز لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ (تفسیر نسفی، جلد 3، صفحہ 408، مطبوعہ: بیروت)

حضرتِ علّامہ محمد بن احمد انصاری قُرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی تفسیر قُرطبی میں لکھتے ہیں: "وقال مقاتل: اللوح المحفوظ على يمين العرش. وقيل: اللوح المحفوظ الذي فيه أصناف الخلق والخليقة، وبيان أمورهم، وذكر آجالهم وأرزاقهم وأعمالهم، و الأقضية النافذة فيهم، ومآل عواقب أمورهم" ترجمہ: حضرتِ سیِّدُنا مُقاتل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: لوح محفوظ عرش کی دائیں (یعنی سیدھی) جانب ہے۔ اور کہا گیا ہے: لوحِ محفوظ میں مخلوق کی تمام اَقسام اور ان کے مُتَعَلِّق تمام اُمور مثلًا ان کی موت، ان کے رزق، ان کے اعمال اور ان پر نافِذ ہونے والے فیصلوں اور ان کے تمام امور کے نتائج کا بیان ہے۔ (تفسیر قُرطبی، جلد 19، صفحہ 298، مطبوعہ: قاھرۃ)

توکل ترک اسباب کا نام نہیں، بلکہ اسباب اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالی کی ذات پہ دل کے اعتماد کا نام ہے، چنانچہ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مزید فرماتے ہیں: "أن الله تعالى قد خلق للآدمي آلة يدفع عنه بها الضرر، و آلة يجتلب بها النفع، فإذا عطلها

مدعيا للتوکل کان ذلك جهلا بالتوکل...لأن التوکل إنما هو اعتماد القلب علی اللہ تعالی "ترجمہ: اللہ تعالی نے آدمی کے لیے ایسے اسباب پیدا فرمائے ہیں کہ جن کے ذریعے وہ ضرر کو دور کرتا، اور نفع حاصل کرتا ہے، تو جب بندہ توکُّل کا دعوی کرتے ہوئے، اِن اسباب کو چھوڑ دے، تو یہ دراصل توکُّل سے ناواقفیت ہے، کیونکہ توکل اللہ تعالی کی ذات پر، دل کے اعتماد کرنے کا نام ہے۔ (تفسیر قرطبی، جلد9، صفحہ309، مطبوعہ: قاہرۃ)

امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "نظر مسبب جل وعلا پر رکھ کر جائز اسبابِ رزق کا اختیار کرنا ہرگز منافیِ توکل نہیں، توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ حدیث میں ہے: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اعقلھا وتوکل علی اللہ۔ بر توکل پائے اشتر راببند، (اونٹ کو باندھ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے)۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ379، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5249

تاریخ اجراء: 22 صفر المظفر 1448ھ/06 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net